سید یونس الحسنی

اُمت مسلمہ کے مخلصین اور مقتدرین

امریکہ میں سانحۂ گیارہ ستمبر کے بعد عیسائی دنیا میں بے پناہ اضطراب لازمی امر تھا۔مگر ساتھ ہی مسلم دنیا میں بھی بے چینیوں کا ایک طوفانِ بلاخیز برپا ہوگیا' جو کسی صورت تھمنے میں نہیں آ رہا۔ایسا ہونا اشد ضروری تھا لیکن اس صورتِ حال نے پہلے سے بُری طرح منقسم اُمت کو مزید ہندسوں سے ضرب تقسیم ،جمع تفریق کر کے مختلف طبقات کو وجود بخشا ہے۔ کچھ لایعنی یا بے معنی افکار ونظریات کو بالجبر سند جواز عطا کی اور کئی نقاب پوشوں کو بے نقاب ہونے کی راہ بھی دی ہے۔جس سے حالاتِ حاضرہ کا چہرہ اس قدر دھندلا گیا ہے کہ ہر ذی شعور اُس کی اصل شناخت کی تگ ودو میں مصروف ہے۔مسلم معاشروں کے جو سُگھڑ سیانے اِس گرد کی تہہ چیر کر پاتال سے گوہرِمقصود ڈھونڈ لائے وہ بھی متذبذب ہیں۔ ہر سوالی کو بس گھُورتے رہتے ہیں۔ ان کی حالت بے جان مورتیوں کی سی ہوگئی ہے۔جنہیں کچھ کہنے سننے کا یارا نہیں ہے۔وہ انتہائی دھیمے لہجے میں گویا ہوتے ہیں ' جیسے کسی اندرونی ٹوٹ پھوٹ نے انہیں ہلکان کردیا ہو یا خوفزدگی کی کیفیت میں مبتلا ہوں کہ ابھی کوئی ان باتوں کی کسی خاص جگہ مخبری کردے گا اور وہ زیرِعتاب آجائیں گے۔ تادم تحریر ایک بندہ ایسا سامنے آیا ہے جو خم ٹھونک کر کھری کھری باتیں کرتا ہے اخبارات اُس کے دوٹوک مؤقف سے اٹے پڑے ہیں۔مگر وہ راقم کی پہنچ سے باہر دُور دیس کا باسی ہے بلکہ ایک مسلم ملک کا چیف ایگزیکٹو ہے یعنی جناب ڈاکٹر مہاتیر محمد وزیرِاعظم ملائیشیا۔

یادش بخیر! اکتوبر ۲۰۰۲ء میں ملائیشیائی وزیرِاعظم نے اعدائے اُمت کے خلاف تیل کو بطور ہتھیار استعمال کی تجویز او آئی سی کو بانگِ دہل پیش کی تھی جو عربوں کی باہمی مناقشتوں کی بھینٹ چڑھ کر صدا بہ صحرا ثابت ہوئی۔اب گزشتہ دنوں کوالالمپور میں نوجوان مسلم لیڈرز کی بین الاقوامی کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے بڑے نازک امُور پر معرکۃ الآرا تجاویز دی ہیں۔انہوں نے کہا

''مسلم ممالک میں پیدا ہونیوالی فرسٹریشن سے ہی خودکش دھماکے جنم لیتے ہیں لیکن خودکش دھماکوں سے اسلام کو کوئی فائدہ نہیں پہنچتا۔اِس سے اسلام کی کوئی خدمت بھی نہیں ہوتی ہے اور نہ اُس کی فتح ہوتی ہے۔ اِس کی بجائے مسلمانوں کو ٹینک ،لڑاکا طیارے راکٹ اور جنگی بحری جہاز بنانے کی ٹیکنالوجی حاصل کرنا چاہیے۔ دشمنوں کے دلوں میں خوف پیدا کرنے کے لئے خود کو مسلح کریں۔ اِس وقت مسلمان اپنے دشمنوں پر بھروسہ کئے ہوئے ہیں جو انہیں صرف کم تر درجے کے ہتھیار دیتے ہیں۔ہمیں سائنس اور ٹیکنالوجی میں خود مہارت حاصل کرکے اپنے لئے ضروری ہتھیار خود ہی ڈیزائن اور ٹیسٹ کرنا چاہئیں''

عزت مآب ڈاکٹر مہاتیر محمد کی صائب تجاویز ایسے کڑے وقت میں سامنے آئی ہیں جب ہتھیاروں کی برتری کے

باعث امریکی صدر بُش نے مسلم اُمہ کے خلاف کروسیڈ ’’(صلیبی جنگ) شروع کر رکھی ہے جس کا آغاز افغانستان سے ہوا پھر عراق اُس کا نشانہ بنا۔ اب سعودی عرب، شام اور ایران کو گھیرے میں لینے کے منصوبے پر عمل شروع ہو چکا ہے۔ ہمارا المیہ یہ ہے کہ:

ا۔ ہمارے ہاں بھائی چارے کی فضا مفقود ہے اتحاد و یکجہتی عنقا ہے۔

۲۔ ہم اس دور کی حساس ٹیکنالوجی سے محروم ہیں یا بالجبر محروم رکھے جا رہے ہیں۔

۳۔ مخلصین موجود ہیں لیکن ان کی شنوائی نہیں ہوتی۔

۴۔ مقتدرین کا گروہِ ناہنجاراں مختلف مسلم ملکوں کے سیاہ وسفید کا مالک بنا بیٹھا ہے جس کے فکری و نظریاتی ڈانڈے انہی ائمہ کفر سے ملے ہوئے ہیں، جو عہد موجود میں اُمّہ کے لئے وبال بنے ہوئے ہیں۔

سفید فام مگر سیاہ باطن یورپی و امریکی حکمرانوں کے اندھے متبعین و مقلدین کی موجودگی میں وہ اشد ضروری کام انتہائی ناممکن دکھائی دیتا ہے جس کی نشاندہی جناب مہاتیر محمد نے کی ہے یقین مانیے یہ فرسٹریشن بھی انہی مقتدرین کی خود پیدا کردہ ہے جو بالآخر خود کش دھماکوں پر منتج ہوتی ہے۔ راقم کا خیال ہے جب تک مسلم اُمّہ کے عوام یک جان ہو کر ایسے حکمرانوں سے نجات حاصل نہیں کر لیتے اُس وقت تک یہ مشاورت، بہترین تجاویز و لولہ انگیز تقاریر، کار بے بنیاد رہیں گی بقول اقبالؒ

’’عصا نہیں تو کلیمی ہے کار بے بنیاد‘‘

اتحاد و یکجہتی ہی ایسا عصا ہے جو اس کلام پر عمل کی راہ ہموار کر سکتا ہے۔ وطن عزیز پاکستان کی مثال ہی لے لیجئے کہ ایک مڈنائٹ کال پر ہم نے برسوں پر محیط افغانستان پالیسی کو روند ڈالا اور اِٹھلاتے پھرتے تھے کہ ’’دہشت گردی‘‘ کے خلاف تعاون کرنے سے پاکستان فرنٹ لائن سٹیٹ بن گیا ہے اور یہ کہ امریکہ سے ہماری دوستی ماضی سے قطع نظر بہترین انداز سے پروان چڑھے گی۔ اُسی امریکہ نے بھارت کی پیٹھ ٹھونکی تو وہ اپنی دس لاکھ فوج پاکستانی سرحدوں پر لے آیا اور طویل عرصہ تک کشیدگی انتہاؤں کو چھوتی رہی۔ اُس وقت پاکستان کے پاس اگر ایٹمی ڈیٹرنٹ نہ ہوتا تو وہ پوری قوت سے پاکستان پر چڑھ دوڑتا۔ تمام راز ہائے دروں پردہ افشا ہونے کے باوجود ہمارے حکمرانوں نے ایک ہی رٹ لگا رکھی ہے ’’امریکہ ہمارا بہترین دوست ہے‘‘

حالات کی نت بدلتی کروٹیں تقاضا کرتی ہیں کہ مسلم بلاک کی تشکیل از بس لازم ہے جس میں ایڈوانسڈ ٹیکنیکل تعلیم کا خاطر خواہ بندوبست بھی ہو۔ امت مسلمہ بھی جدید ہتھیاروں سے مسلح ہو۔ وہ یہود و ہنود و نصاریٰ کے پنجۂ استبداد سے باہر نکل آئے

ہم جناب مہاتیر محمد کی اصابت رائے کے تہہ دل سے قائل ہیں اور ان کی عمر کے لئے دعا گو بھی کہ اللہ سبحانہٗ و تعالیٰ انہیں اور ان کے وطن کو اندرونی و بیرونی سازشوں سے ہر دم محفوظ و مامون رکھے اور ہمارے مقتدرین کو راہِ ہدایت نصیب ہو جائے۔